سوال

(161) میرے منگیتر کا ماضی بہت برا گزرا ہے کیا میں اس سے شادی کر لوں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے تو میں لوگوں کو قیمتی معلومات فراہم کرنے پر آپ کی قدر کرتی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ ہر سوال کا جواب فی الفور نہیں مل سکتا لیکن اس کے باوجود میں نے اس موضوع کو بہت تلاش کیا ہے مگر مجھے اپنے سوال کا جواب ابھی تک نہیں ملا اس پر مستزاد یہ کہ جس طرح میرے والدین اسلام کو سمجھتے ہیں اس طرح کی معلومات مجھے نہیں مل رہیں۔

میں کینیڈا میں پیدا ہوئی ہوں اور ان قلیل سے لڑکیوں میں شامل ہوتی ہوں جو اسلامی تعلیمات کو مزید حاصل کرنا چاہتی ہیں لیکن افسوس کہ میں ابھی تک بہت سی اسلامی معلومات سے جاہل ہوں حالانکہ ہر روز دین پر عمل کرتی ہوں۔

مختصر طور پر گزارش ہے کہ مجھے ایک مشکل درپیش ہے میں انیس برس کی ہوں اور ایک لبنانی شخص نے میرے ساتھ شادی کی ہے منگنی کے بعد انکشاف ہوا کہ ماضی میں اس کے بہت سی لڑکیوں کے ساتھ تعلقات رہے ہیں۔ میں طبعی طور پر سمجھتی ہوں کہ ہمارے دین میں ایسا کرنا بہت ہی بڑی غلطی ہے۔ اب مجھے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ میں اس شخص سے شادی کروں یا انکار کردوں میرا ذاتی طور پر تو یہ خیال ہے کہ ایسے شخص سے مرتبط نہ ہوا جائے لیکن میرے خاندان والے کہتے ہیں کہ میں اسے معاف کردوں اور اس سے درگزر کروں اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟

کیا ایسے شخص سے میرے جیسی لڑکی کا شادی کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کا ماضی خراب ہی رہا ہو؟ مجھے اسلامی معلومات کے حصول میں بہت ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ بعض اوقات کتابیں بھی میرے سوالات کے جواب دینے سے قاصر ہوتی ہیں میں آپ کا وقت لینے پر ایک آپ کی شکر گزار ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے تو ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ نے جو اچھے کلمات کہے ہیں ان پر وہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم آپ کے مکمل سوالات کے جواب نہ دے سکنے پر معذرت خواہ ہیں۔ البتہ آپ کے متعلق جو سوال ہے اس کے بارے میں ہم آپ سے یہ کہیں گے کہ جس شخص نے آپ سے منگنی کی ہے اس کی موجودہ حالت دیکھی جائے گی نہ کہ ماضی کے حالات۔ ہم یہ دیکھیں گے کہ آیا وہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کر رہا ہے کہ نہیں مثلاً پانچوں نمازوں کی پابندی وغیرہ اس طرح وہ حرام کاموں سے بچتا ہے کہ نہیں اور اس نے اپنے ماضی میں جن حرام اُمور کا ارتکاب کیا تھا ان سے توبہ کی ہے کہ نہیں؟

اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کر رہا ہے اور اس سے شادی کرنے میں بھی یہ چیز مطلوب ہے تو پھر اس سے شادی کر لینی چاہیے۔ بالخصوص جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

فرمان بھی قابل اعتناء ہے کہ :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو گا۔"(حسن ارواء الغلیل(1868) صحیح الجامع الصغیر(270)ترمذی(1084)

اور ایسے سچی توبہ کرنے والے شخص کے ماضی کو کریدنا بھی درست نہیں بلکہ اس پر پردہ ڈال دینا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی آخرت میں پردہ پوشی فرمائے گا۔"(صحیح صحیح الجامع الصغیر(6287)

لیکن اگر وہ اپنے سابقہ گناہوں پر ابھی بھی قائم ہو اور اس نے خالص توبہ نہ کی ہو تو ایسے شخص سے مطلقاً آپ شادی کرنے پر رضا مند نہ ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"زانی مرد زانی یا مشرک عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا اور زانی عورت بھی زانی یا مشرک مرد کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتی اور ایمان والوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے۔"(النور:3)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"اور مومنوں پر یہ حرام کر دیا گیا ہے" سے مراد ہے زنا کار عورتوں کا پاکدامن مردوں سے شادی کرنا حرام کر دیا گیا ہے۔

اسی بنا پر امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے زانی عورت جب تک اپنی فحاشی پر قائم ہے عفت و عصمت کے مالک شخص کا اس سے نکاح صحیح نہیں اسے توبہ کا کہا جائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو پھر اس سے نکاح صحیح ہو گا لیکن اگر وہ توبہ نہیں کرتی تو پھر اس سے نکاح جائز نہیں۔ اسی طرح پاکدامن عورت کی کسی فاسق و فاجر سے شادی جائز نہیں حتیٰ کہ وہ اس سے صحیح طور پر توبہ نہ کر لے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"اور یہ مومنوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔"

لیکن اگر وہ توبہ کر لے تو اس سے نکاح کرنا صحیح ہے۔

فاجر اور زانی سے نکاح کرنے پر جو کچھ فساد مرتب ہو گا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ کسی کی حقیقت کا ادراک حاصل کر لیا جائے لیکن تحقیق و تفتیش مشاورت اور اس کی حالت معلوم کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا والتجا کے ذریعے اس مشکل سے نکلا جا سکتا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لیے خیر و بھلائی اختیار کرے اور آپ کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی فرمائے۔ (آمین) (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص230